نقش آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم مولانا راشد الحق سمیع

# رمضان المبارک

## صبر و برداشت و اخوت کا مہینہ

رمضان المبارک کی بابرکت ساعات تیزی سے گزر رہی ہیں، عشرہ مغفرت روزانہ لاکھوں جہنم کے مستحقین کو مغفرت کے پروانے بانٹ رہا ہے، خداوند کے رحمت کے قلزم کی موجوں میں طلاطم وطغیانی اپنے عروج پر ہے، ہر شب خالقِ ارض وسماء عرش عظیم سے اُتر کر پہلے آسمان پر جلوہ افروز ہوتے ہیں اور ہم جیسے غفلت شعار اور گناہوں میں لتھڑے ہوئے اپنے باغی غلاموں کو بار بار صدائیں دیتے ہیں کہ تم میں سے کون مغفرت کا طلبگار ہے تا کہ اُسے اِسی وقت مغفرت کی خلعتِ فاخرہ پہناؤں۔تم میں سے کون ضرورت منداور مفلس ومجبور شخص ہے جس کی معمولی سی طلب پر زمین وآسمان کے خزانوں کے دروازے اس پر کھول دوں، اور کون ایسا ہے جس کی گردن میں جہنم کا پٹہ اور زنجیر ڈلی ہوئی ہے اور جس کیلئے جہنم کی بھڑکتی آگ منتظر ہے جو اسے صرف اور صرف ایک چھوٹے سے قطرۂ آنسو سے بجھا جاسکتا ہے۔ ہے کوئی ایسی بینا آنکھ جو کچھ آنسوؤں کا نذرانہ بارگاہِ خداوندی میں پیش کر کے سرخرو ہو۔

الغرض خالق وغفور ذات اپنے بندوں کو بخشوانے کے بہانے ڈھونڈ رہی ہے۔خوش قسمت ہے وہ انسان جنھوں نے ان قیمتی لمحات میں لیل ونہار کی قدردانی کی۔

رمضان ایک ایسا مبارک مہینہ ہے جس میں نزول قرآن ،فرضیت نماز اور خفیہ دعوت اسلام کا سلسلہ شروع ہوا۔ خداوند نے سرکش انسان کو قابو رکھنے اور فکری وروحانی لحاظ سے اس کی ہدایت ورہبری کیلئے بھرپور رہنمائی کی ہے، وہیں جسمانی طور پر تربیت دینے اور اس کے جسم وجاں کی بالیدگی وپاکیزگی کیلئے رمضان المبارک جیسے مقدس مہینے کا انتخاب فرمایا ہے۔ جس میں بے لگام انسان ہر قسم کی آلائشوں، فتنہ انگیزیوں اور بادۂ عصیاں کی سیاہیوں سے کچھ عرصہ کیلئے اپنے ایمان وقلب کے پیراہن کو داغدار ہونے سے بچالیتا ہے۔خصوصاً وہ زنگ آلودہ دل جو سارا سال گناہوں کی کثرت اور کثافت سے سنگ اسود کے مانند ہوجاتا ہے، اسی رمضان کے بانور مہینے کی برکت سے وہ ایک بار پھر روشن ومنور متحرک اور فعال وتاباں ہوجاتا ہے۔

عصر حاضر کی مادیت پرست تہذیب نے انسان سے یہ تک بھلا دیا ہے کہ اس کی تخلیق کا اصل مقصد کیا تھا؟ اور وما خلقت الانسان والجن الا لیعبدون کا پیغام الٰہی فراموش کیا اور اس سے معلوم نہیں کہ اس کا مقصد حیات کیا ہے؟ کیا وہ صرف خواہشاتِ نفسانی اور ہوس کا پُتلا ہے؟ اور کیا اس کا مقصد صرف پیٹ کی پوجا اور مادیت کا حصول ہے؟ اسی فطرتِ انسانی کی خامی کے پیش نظر خداوند نے رمضان المبارک کو ایک سپیڈ بریکر، ایک رکاوٹ اور ایک تنبیہ کے طور پر امت مسلمہ کیلئے مقرر کیا کہ اے غافل انسان! ذرا سنبھل جا۔ کچھ تو میری جانب بھی مائل ہو، تیری نظر تو دنیا کی عارضی چکاچوند کی طرف ہی ہوگئی ہے۔ آخرت اور روزِ جزاء اور اپنی اصل منزل کی طرف بھی کچھ خیال اور سامان کر۔ خوش قسمت ہیں وہ انسان جو خدا کی اس دی ہوئی نعمت کی کچھ نہ کچھ قدر اس مبارک مہینے میں کر لیتے ہیں اور اپنی عاقبت سنوارنے کیلئے کچھ سامان کر لیتے ہیں اور اپنی راتوں کو رب کی رضا کی خاطر جاگ کر گزارتے ہیں یعنی قیام اللیل کرتے ہیں اور اپنے دنوں کو روزے کی عظیم نعمت سے سرفراز کرتے ہیں لہولعب، حرام اور گناہ سے اپنے آپ کو بچاتے ہیں۔ یقیناً یہ وہ خوش قسمت انسان ہیں جنہیں توبہ واستغفار اور اپنے رب سے کٹے ہوئے رابطے کو دوبارہ بحال کرانے کیلئے کچھ نہ کچھ وقت مل جاتا ہے اور پھر یہ مومنوں کا گروہ رمضان کے آخر میں گناہوں سے لتھڑے ہوئے پیراہن کو جھاڑتے ہوئے خدا کی مکمل رضا اور انعام کے حقدار ٹھہرتے ہیں یقیناً انہی لوگوں کیلئے جنت کی بشارتیں اور اس کی ابدی نعمتیں منتظر اور چشم براہ ہیں۔

اللہ کے فضل کرم سے اس مبارک مہینے کا دوسرا عشرہ مکمل ہونے کو ہے۔ رحمتوں کا سائباں نیکوکاروں اور گناہ گاروں پہ ہر لحہ سایہ فگن ہو رہا ہے۔ بڑے بڑے گناہگاروں کیلئے مغفرت اور عذاب جہنم سے بخشش کی بشارتیں ہر لحہ ہو رہی ہیں۔ الغرض گناہ گاروں کی اصلاح کیلئے باب توبہ پہلے سے زیادہ فراغ ہو گیا ہے۔ اب یہ ہمارے ظرف پر منحصر ہے کہ ہم کتنی زیادہ مقدار میں عبادت اللہ کی رضا وثواب اس میں جمع کرتے ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ مسلمان جو آگے بڑھ کر اِن مقدس لیل ونہار کے ایک ایک لحہ کی بھرپور قدر کریں۔ الحمدللہ امت مسلمہ اور خصوصاً اہل پاکستان اس شدید ترین گرمی اور اس پر لوڈشیڈنگ کے وبال کی موجودگی میں پھر مادیت اور لادینیت کے دور میں روزے رکھنا یقیناً ایمان کے اعلیٰ مدارج پر فائز ہونے کے مترادف ہے۔ خداوند سے ہماری بھی یہی دعا ہے کہ وہ اس ماہِ مقدس کے جتنے بھی حقیقی تقاضے ہیں ہمیں انہیں پورا کرنے کی پوری پوری ہمت وتوفیق بخشے اور اسی رمضان کے وسیلے سے امت مسلمہ اور خصوصاً پاکستان کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو ساحل نجات تک بخیر وعافیت پہنچائے۔ امین